ظ

ظرافت (کا عنصر)

جن لوگوں نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کو قریب سے دیکھا ہے، وہ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ان کی زندگی ان کی قومی اور سیاسی شخصیت میں جذب ہو کر رہ گئی تھی۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ کو بہت کم موقع ملتا تھا کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ سے بات کر سکیں، چہ جائیکہ ان کے کاموں میں دخل دیں۔

''قائداعظم'' جناح ہر وقت ہمہ تن مسلمانوں کے سیاسی مسائل کا حل اور قومی مستقبل کی تعمیر میں مصروف رہتے تھے، حتیٰ کہ ان کی طبیعت ظرافت کے عنصر سے بھی خالی نہیں تھی۔

1948ء میں جب لندن سے واپس آتے ہوئے ان کا جہاز لیبیا کے ائیر پورٹ الآدم پر اترا تو مزاحاً فرمانے لگے:

''اب مجھے لیبیا کا سیاح کہلوانے کا حق حاصل ہو گیا ہے۔''

اس طرح ایک بار مختلف ممالک کے کسٹم کے محکموں کے متعلق تذکرہ کر رہے تھے کہ آپ کو ایک پرانا واقعہ یاد آ گیا، کہنے لگے:

''ایک دفعہ میں فرانسیسی کسٹم آفیسر کے سامنے اپنے اسباب کی تفصیل پیش کر رہا تھا، اس میں کچھ سگریٹوں کے ڈبے تھے۔ کسٹم آفیسر نے کہا:

''ان سگریٹوں پر آپ کو محصول دینا ہوگا اور ساتھ ہی ایک معقول رقم بھی بتا دی، جو سگریٹوں کی قیمت سے کچھ کم نہ تھی، میں نے بہت کہا کہ یہ سگریٹ خود میرے پینے کے ہیں، مگر وہ نہ مانا، اس پر میں نے دیکھتے ہی دیکھتے سگریٹ کے ڈبے اس کے ہاتھ سے لے کر جنگلے کے باہر پھینک دیے اور کہا:

''اب میرے پاس نہ تو سگریٹ ہیں، اور نہ مجھ سے کوئی ڈیوٹی وصول کی جا سکتی ہے۔''

اگر آپ کو شوق ہے تو ڈبے خود اٹھا لائیے اور سگریٹ پی جائیے۔''

کسٹم آفیسر حیران رہ گیا، پھر جتنی بحث اس نے کی، وہ بے سود تھی، خدا جانے اس نے سگریٹ کے ڈبے اٹھائے یا نہیں۔''

ظفر احمد عثمانی، مولانا

مولانا ظفر احمد عثمانی نے 1938ء میں اجلاس پٹنہ میں قائداعظم محمد علی جناح سے مولانا اشرف علی تھانوی کے خصوصی نمائندے کی حیثیت سے ملاقات کی، ازاں بعد انہوں نے سلہٹ کے ریفرنڈم میں اہم کردار ادا کیا۔

مولانا ظفر علی عثمانی دیوبند میں شیخ لطیف احمد عثمانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی، پھر مولانا اشرف علی تھانوی کی خدمت میں تھانہ بھون چلے گئے اور عربی اور فارسی کی تعلیم مولانا عبداللہ گنگوہی اور مولانا اشرف علی تھانوی سے حاصل کی۔ وہاں سے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا قصد کیا جہاں انہیں مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد مظاہر العلوم میں استاد حدیث مقرر ہوئے۔ مولانا خلیل احمد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مولانا انور شاہ کشمیری مولانا محمد یحییٰ خان کاندھلوی سے بھی

فیض یاب ہوئے۔ سات سال مدرسہ مظاہر اسلام میں رہنے کے بعد تھانہ بھون جا کر اعلاء السنن کے نام سے بیس ضخیم جلدیں علم حدیث القرآن پر عربی زبان میں تصنیف کیں۔ علاوہ ازیں احکام اورامدادالاحکام جیسی کتب بھی لکھیں۔ انہوں نے مولانا اشرف علی تھانوی کی نماز جنازہ بھی پڑھائی۔ 1945ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور پاکستان کے حق میں تقریریں کیں۔ قائداعظم کی خواہش پر 14 اگست 1948ء ہیں مشرقی پاکستان میں آزادی کا پرچم لہرایا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی درخواست پر سلہٹ کے ریفرنڈم میں اہم خدمات انجام دیں ان کا انتقال 8 دسمبر 1974ء کو ہوا۔ ان کی نمازِ جنازہ مولانا محمد شفیع نے پڑھائی۔

ظفرالحسن، سید ڈاکٹر

مارچ 1940ء کے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں قائداعظم محمد علی جناح نے جو خطبہ پڑھا، وہ ڈاکٹر سید ظفرالحسن کا تحریر کردہ تھا اس میں انہوں نے دوقومی نظریہ پر کھل کر بحث کی تھی۔

سید ظفرالحسن 14 فروری 1879ء کو سیالکوٹ میں سید دیوان محمد کے ہاں پیدا ہوئے، انہوں نے علی گڑھ سے ایم اے فلسفہ کا امتحان پاس کیا۔

1901ء میں اسپونزا پر ایک مقالہ لکھ کر علامہ اقبال کی خدمت میں بھیجا۔ علامہ اقبال کی سفارش پر جرمنی گئے اور وہاں عینیت اور حقیقت کے عنوان سے مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ ہندوستان آ کر علی گڑھ یونیورسٹی سے شعبہ فلسفہ میں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے پاکستان علی گڑھ اسکیم بھی مرتب کی۔ پیر سید جماعت علی شاہ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ 1947ء کے بعد پاکستان آ گئے اور 19 جون 1949ء کو راولپنڈی میں انتقال کیا اور میانی صاحب لاہور میں دفن ہوئے۔

ظفراللہ خان، چودھری

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قیام پاکستان کے موقع پر انہیں مسئلہ فلسطین پر پاکستان کی نمائندگی کے لیے وفد کا قائد نامزد کر کے اقوام متحدہ میں بھیجا مسئلہ فلسطین پر انہوں نے مدلل تقاریر کر کے عرب ممالک کے عوام کے دلوں میں پاکستان کے لیے ایک مقام پیدا کیا۔

چودھری ظفراللہ خان پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے جنہوں نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کی اور غیر مسلم سفیروں کے ساتھ جنازہ کے وقت گراؤنڈ کے ایک طرف بیٹھے رہے۔ جب ان سے مولانا محمد اسحاق مانسہروی نے دریافت کیا:

''جنازہ کے موقع پر موجود ہوتے ہوئے بھی آپ نے جنازہ میں کیوں شرکت نہیں کی۔''

تو انہوں نے جواب دیا:

''مولانا آپ مجھے مسلمان حکومت کا ایک کافر ملازم یا ایک کافر حکومت کا مسلمان ملازم خیال کر لیں۔''

ظفرعباس، سردار

انہوں نے تحریک حصول پاکستان میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔ اس بنا پر قائداعظم محمد علی جناح نے انہیں سرٹیفکیٹ اور ایک تلوار اعزاز کے طور پر دی۔

سرظفرعباس 13 دسمبر 1928ء کو رجوعہ سیداں (چنیوٹ) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اسلامیہ ہائی سکول جھنگ سے میٹرک اور اسلامیہ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ 1945ء تا 1948ء، تک مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری رہے۔ حصولِ پاکستان کے سلسلے میں بھی انہوں نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی آباد

کاری کے سلسلے میں اہم کردار کیا۔ 1957ء میں ایل ایل بی کیا۔ 1962ء اور 1965ء کے قومی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں حصہ لے کر کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے رد قادیانیت کے لیے ربوہ کی سرحدوں کے ساتھ چمن عباس کے نام سے ایک گاؤں آباد کیا۔

ظفرعلی خان، مولانا

آپ ممتاز صحافی، شاعر اور تحریک پاکستان کے کارکن اور قائداعظم محمد علی جناح کے معتمد ساتھیوں میں سے تھے۔ 21 مارچ 1937ء کو شاہی مسجد لاہور میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم محمد علی جناح نے ان کے بارے میں کہا تھا:

''مجھے اپنے صوبے سے ظفر علی خاں جیسے دو چار بہادر آدمی دے دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پھر مسلمانوں کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔''

مولانا ظفر علی خان کی ملاقات 1945ء میں قائداعظم محمد علی جناح سے پشاور میں محمد حسن خاں کے ہاں ہوئی۔

مولانا ظفر علی خان 1873ء میں کوٹ مہرتھ (وزیرآباد) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے مڈل کا امتحان مشن ہائی سکول وزیرآباد سے پاس کیا۔ میٹرک پٹیالہ کالج سے پاس کرنے کے بعد ایم اے علی گڑھ کالج سے پاس کیا۔ یہیں ان کی ملاقات علامہ شبلی نعمانی اور پروفیسر آرنلڈ جیسے شہرہ آفاق اساتذہ سے ہوئی، پھر علامہ شبلی نعمانی کی وساطت سے نواب محسن الملک کے سیکرٹری بنے۔ مئی 1911ء میں لاہور سے ہفت روزہ زمیندار کا اجراء کیا۔ اکتوبر 1911ء میں یہ روزنامہ بن گیا۔ وہ اپنے اخبار کے ذریعے انگریز حکمرانوں کو ہدف تنقید بناتے تھے۔ جس کی وجہ سے انگریز حکومت ان کے سخت خلاف ہوئی اور اس پاداش میں انہیں سزا بھگتنا پڑی۔ اسی جدوجہد کی وجہ سے بابائے صحافت کہلائے۔ 27 نومبر 1956ء کو انتقال کیا۔

ظفرعلی خان بنام قائداعظم

میکلوڈ روڈ لاہور

23 نومبر 1943ء

ڈیئر مسٹر جناح!

جیسا کہ میں نے آپ کو اگلے دن بتایا تھا روزنامہ زمیندار نے بنگال کے قحط زدہ باشندوں کی امداد کے لیے ایک فنڈ شروع کیا ہے اور اس سلسلہ میں ایک ہزار روپے قبل ازیں فراہم کیے جا چکے ہیں، اب اس کی دوسری قسط کے طور پر مزید ایک ہزار روپے کا چیک آپ کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے، تاکہ آپ اسے مسلم ایوان تجارت تک پہنچا دیں۔

آپ اس کی رسید کے طور پر چند حروف لکھ دیں تو مشکور ہوں گا۔

آپ کا مخلص

ظفرعلی خان

(بحوالہ مکاتیب ظفر علی خان، از زاہد منیر عامر)

لاہور

7 مئی 1937ء

ڈیئر مسٹر جناح!

کانگریس نے انتخابات میں چھ صوبوں میں کامیابی حاصل کرنے کے فوراً بعد اچانک یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے حلقوں میں دراڑیں ڈال دی جائیں اور ہندوستان بھر میں ایک مہم چلا کر مسلم عوام کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر لیا جائے۔

کانگریس کے اس فیصلے سے مجھ جیسے اشخاص کے دلوں میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے، جو آپ کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کانگریس جیسی ہندو اکثریت کی حامل جماعت میں اپنی الگ اور آزاد حیثیت کو ضم کر دینا ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک انتہا درجے کا سیاسی المیہ ہو گا۔

بد قسمتی سے جمعیت العلماء ہند اور مجلس احرار کے کانگریس کی طرف جھکاؤ نے پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے حاشیہ برداروں کے ہاتھ مضبوط کر دیے ہیں، جو انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ مسلمانوں میں کانگریس کے حق میں پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ نیز اس مقصد کے لیے کثیر رقوم بھی مختص کی گئی ہیں، لہٰذا اب وقت آ گیا ہے کہ مستقبل کے اس عظیم خطرے سے نمٹنے کے لیے مسلمانوں کی ایک متحدہ فوجی جمعیت اور ایک متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔ ہمارے ذہین طبقے کی ایک پرجوش جماعت نے جن کے ساتھ میں نے اس مسئلہ پر گزشتہ چار ہفتوں کے دوران گفتگو کی ہے مجھے صاف طور پر بتایا ہے کہ اگر ہمارے پاس اپنا پلیٹ فارم ہو جہاں سے ہم مکمل آزادی کا نعرہ بلند کر سکیں تو ہمیں کانگریس میں شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی، اور میرے خیال میں وہ اس میں بالکل حق بجانب ہیں۔

ڈاکٹر اقبال اور ملک برکت علی بھی یہی رائے رکھتے ہیں۔ اسی لیے پنجاب مسلم لیگ نے اپنی مرکزی تنظیم کو یہ سفارش کی ہے کہ مسلم لیگ کا نصب العین ہندوستان کے لیے مکمل آزادی کا حصول ہونا چاہیے۔ ایک جمہوری لیگ جس کی رکنیت فیس چار آنے ہو اور جو عوام سے قریبی رابطے کی حامل ہو وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

ہزاروں نوجوان اس کے جھنڈے تلے جمع ہونے کو تیار ہوں گے اور ایک ایسی زبردست طاقت فراہم کریں گے جس سے اس کا ہمہ جہتی احترام ابھرے گا، اور پھر پنڈت جواہر لعل نہرو کو یہ اعلان کرنے سے پہلے کئی بار سوچنا پڑے گا کہ ہندوستان میں صرف دو ہی طاقتیں ہیں جو اہمیت کی حامل ہیں۔ (انگریز اور کانگریس)۔ میں اولین فرصت میں آپ سے ان تمام امور پر بحث کرنے کا خواہش مند ہوں، اور میں یہ جاننا چاہوں گا کہ آپ مجھے کب اور کہاں ملاقات کا موقع فراہم کر سکتے ہیں، چاہتا ہوں کہ آپ اس ماہ کسی وقت لاہور کا ایک طوفانی دورہ کریں، جہاں ڈاکٹر اقبال کے مشورہ سے اس گھمبیر مسئلہ پر غور کرنے کی سہولت حاصل ہو گی۔ مجھے آپ کو یہ یاد دہائی کرانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ پنجاب بالآخر سیاسیات ہند کا مرکزی نقطہ ہے۔

آپ کا مخلص
ظفر علی خان
44 میکلوڈ روڈ لاہور 6 مئی 1937ء

ظفر علی خان، محمد عالم بنام قائداعظم

مسلمانان پنجاب کو مسلم لیگ میں تفرقہ اندازی کرنے والے لوگوں کے بے ہودہ افعال پر سخت افسوس ہے۔ مسلمانان پنجاب کے ذمہ دار نمائندوں کی رائے جن میں مولانا عبدالقادر قصوری، چودھری افضل حق، شیخ حسام الدین، رانا فیروز الدین اور لیگ کے بہت سے ارکان شامل ہیں۔ مقاطع کی حامی ہے اور یہ سب لوگ لاہور کے مٹھی بھر رجعت پسندوں کی حرکات پر متعجب ہیں۔ ہم مسلمانان پنجاب کی جانب سے اظہار خیال کر رہے ہیں۔ مسلمانان پنجاب کی غالب اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔

ظفر علی خان
محمد عالم

لاہور
ستمبر 1927ء

ظفر علی راجا

انہوں نے ''قائداعظم اور خواتین'' کے عنوان سے ایک مربوط کتاب لکھی۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جو ایک عرصہ سے اس امر کا متقاضی تھا کہ اس پر قلم اٹھایا جائے۔ ظفر علی راجا نے اس تاریخی فریضے کو احسن طریقے سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا،

ورنہ آج تک ہمارے معزز مصنفین کے رشحاتِ قلم میں اس موضوع کا نقشہ کہیں نظر نہیں آتا۔

ظفر علی راجا ایک فرد نہیں بلکہ ایک انجمن ہیں، ادیبوں میں ادیب، شاعروں میں شاعر، کالم نگاروں میں کالم نگار، اول درجہ کے مزاح نگار اور بلند پایہ قانون دان ہیں۔

ظفر علی راجا متفرق میدانوں میں بیک وقت مصروف عمل ہیں۔ پیشہ وکالت سے منسلک ہیں، نقد و نظر اور طنز و مزاح میں منفرد اسلوب رکھتے ہیں۔ ماہنامہ اسلامک جرنل کے چیف ایڈیٹر کی حیثیت میں انہوں نے دنیا بھر کی اعلیٰ عدالتوں میں قانونِ اسلام پر مبنی فیصلوں کی تدوین کی ہے۔ انٹرنیشنل جج منٹس کے زیر عنوان ان کا یہ منفرد کام 16 جلدوں میں شائع ہو چکا ہے ان کے چار شعری مجموعے (۱) عریاں مکان (۲) قطعہ کاریاں (۳) رقص تمنا (۴) گوری خواب خیال منظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کے علاوہ کالموں کا انتخاب ''زاویہ ظفر'' پُرتجسس کہانیاں ''ڈیڑھ انگلی کا اشارہ'' بھی قارئین سے سندِ پسندیدگی حاصل کر چکی ہیں، علامہ اقبال کی وکالتی زندگی پر ان کی تحقیقی کتاب ''قانون دان اقبال'' کو فرزندِ اقبال جسٹس جاوید اقبال نے اقبالیات میں ایک ان چھوا اضافہ قرار دیا ہے۔ پاکستان ٹیلی وژن سے ڈیڑھ سو سے زائد پروگراموں میں بطور میزبان اور مہمان جبکہ ریڈیو پاکستان لاہور میں بھی بے شمار قانونی پروگراموں میں بطور ماہرِ قانون اور کمپیئر شرکت کر چکے ہیں، متعدد ممالک کی سیاحت کے علاوہ ملکی اور بین الاقوامی ایوارڈ بھی ان کے اعزازات میں شامل ہیں۔ قائداعظم کے افکار اور شخصیت ان کا دل پسند موضوع ہے۔

ظہور الحسن درس، علامہ

سندھ صوبائی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے رکن اور قائد اعظم کے معتقد تھے۔

(دیکھئے: درس ظہور الحسن)

ظہور الدین میاں

وہ قائداعظم محمد علی جناح کے پریس فوٹو گرافر تھے انہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کے حکم پر متعدد تصاویر بنائیں۔ جن میں سندھ اسمبلی ہال کراچی میں قائداعظم محمد علی جناح کی بحیثیت گورنر جنرل پاکستان پہلی پاکستان اسمبلی سے خطاب، کوئٹہ میں جون 1948ء میں پارسیوں کے وفد سے ملاقات، مارچ 1948ء میں چٹا گانگ سرکٹ ہاؤس میں چٹا گانگ ہل ٹریکس کے چیف سے ملاقات۔ پولیس پریڈ ڈھاکہ سے خطاب وغیرہ شامل ہیں۔

ظہور عالم شہید

(دیکھئے: شہید ظہور عالم)

ظہور، تنویر ظہور

(دیکھئے: قائداعظم)

ظہیر السلام فاروقی

یہ تحریک پاکستان کے راہنما تھے۔ 1929ء میں قائداعظم محمد علی جناح نے جب چودہ نکات کا اعلان کیا تو انہوں نے کرنال میں ممتاز مسلمانوں کی ایک ضلعی کانفرنس کا اہتمام کیا، اور چودہ نکات کی حمایت میں ایک قرارداد قائداعظم محمد علی جناح کو ارسال کی، 1937ء میں پنجاب مسلم لیگ آرگنائزنگ کمیٹی اور انبالہ ڈویژن کا آرگنائزر بنایا گیا۔ مسلم لیگ کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے 1939ء میں سیٹھ عبداللہ ہارون نے جو کمیٹی بنائی وہ اس کے رکن تھے۔ 1939ء میں پٹنہ میں آل انڈیا مسلم لیگ ڈیلیگیٹس کمیٹی کے جوائنٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ 1940ء میں لاہور ریلوے اسٹیشن پر انتظامات

کے لیے قائم کی جانے والی کمیٹی کے رکن تھے۔ مسلم لیگ اور کانگریس کے عنوان سے ایک کتابچہ بھی لکھا جس میں انہوں نے مسلم لیگ کے مقاصد اور کانگریس سے اختلافات کی نشاندہی کی۔

ظہیرالسلام فاروقی نے کم عمری میں انگریزوں کے خلاف تحریک چلائی اور قید بھی کاٹی۔

1988ء میں تحریک پاکستان گولڈ میڈل حاصل کیا۔

ظہیر نیاز بیگی

وہ تحریک پاکستان کے ممتاز کارکن اور قائداعظم محمد علی جناح کے معتقد تھے۔ ظہیر نیاز بیگی لاہور میں 1909ء میں پیدا ہوئے اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی، لیکن تعلیم کا سلسلہ منقطع ہوگیا، پھر طبیہ کالج میں داخلہ لیا۔ آخری سال میں پہنچے تو قومی سیاست میں حصہ لینے کی پاداش میں نظر بند کر دیے گئے۔ پھر 1928ء میں پولیس میں ملازمت اختیار کر لی۔ 1929ء میں علامہ اقبال کی صدارت میں مسٹر بیکر کے خلاف جو جلسہ ہوا اس میں ایک نظم پڑھنے کی وجہ سے پولیس نے انہیں پنڈال سے نکال دیا۔ ابتدا میں احرار میں شمولیت اختیار کی پھر 1940ء میں جب لاہور میں قرار داد پاکستان منظور ہوئی تو مسلم لیگ میں شامل ہوگئے۔ دو سال بعد آل انڈیا مسلم لیگ کی جنرل کونسل کے رکن بنے۔

قائداعظم محمد علی جناح کے ہمراہ تحریک پاکستان کے ایام میں لاہور، دہلی، سیالکوٹ، الٰہ آباد، فیصل آباد اور دیگر مختلف شہروں کا دورہ کیا۔

1929ء میں انہوں نے موچی دروازہ لاہور میں علامہ اقبال کی صدارت میں ہونے والے ایک جلسہ میں ایک نظم پڑھی اور داد پائی۔ 1942ء میں الٰہ آباد کے جلسہ میں نغمۂ پاکستان کے عنوان سے اپنی نظم پڑھی۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ کنونشن میں ''بھٹکا ہوا راہی'' کے عنوان سے جب قائداعظم محمد علی جناح کی صدارت میں انہوں نے نظم پڑھی تو اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ 1944ء میں نواب ممدوٹ نے انہیں شاعر پاکستان کا خطاب دیا۔

قیام پاکستان کے بعد نظام اسلام پارٹی میں شمولیت اختیار کی، پھر جمہوری پارٹی میں آ گئے۔

1968ء میں صدر پاکستان محمد ایوب خان کے سرگودھا کے جلسہ میں نظم پڑھی۔ 1970ء کے عام انتخابات میں تحصیل فیروز والہ سے قومی اسمبلی کا انتخاب لڑا لیکن ناکام رہے۔

جناب ظہیر نیاز بیگی نے یوم قائداعظم پر یہ نظم لکھی۔

دن منایا جا رہا ہے اس عظیم انسان کا
دوستو جو بانی ہے اس ملک پاکستان کا
دور حاضر کا مجاہد مرد حق عالی مقام
جس کی حکمت نے بدل ڈالا زمانے کا نظام
توڑ ڈالا جس نے مغرب کے خداؤں کا فسوں
جس کے ہاتھوں سے ہوئے باطل کے پرچم سرنگوں
جس نے غیروں سے دلائی اپنی ملت کو نجات
جس نے اک تازہ دیا ہم سب کو پیغام حیات
ہم یہ اس کا دن محبت سے مناتے جائیں گے
کیا مگر اپنا بھی منصب سوچنے پائیں گے ہم
قصہ آزادی کا آئے سال دہرایا گیا
سچ کہو قائد کے مسلک کو بھی اپنایا گیا